© rasailojaraid.com

پروفیسر خالد شبیر احمد

ملتان اور چیچہ وطنی کا سفر

غالباً سترہ مارچ کو چناب نگر سے جناب مولانا محمد مغیرہ صاحب کا فون آیا کہ بیس مارچ کو ملتان میں جماعت کی مجلس عاملہ کی ایک اہم میٹنگ ہے جس میں آپ کو شریک ہونا ہے۔ عبداللطیف خالد چیمہ صاحب کا چیچہ وطنی سے فون پر یہ پیغام مجھے ملا ہے کہ آپ کو اطلاع کر دی جائے۔ چنانچہ میں 18 مارچ کو گھر سے اپنے بیٹے طلحہ شبیر کے ساتھ ''ڈیوو'' کے اڈے پر تقریباً تین بجے سے پہلے پہنچا اور سوا تین بجے بس روانہ ہوئی۔ دس منٹ کے لیے جھنگ اڈے پر بس رکی تو نماز عصر ادا کی اور پھر ملتان روانہ ہوئے۔ رات 8 بجے کے قریب دارِ بنی ہاشم میں تھا، نماز عشاء کے بعد کھانا کھا کر ابن امیر شریعت سید عطاء المومن شاہ بخاری صاحب سے ایک طویل ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ ان کی جسمانی صحت تو فالج کی وجہ سے دل کو بڑی تکلیف کا باعث تھی، لیکن جب رسمی گفتگو کے بعد اُن سے گفتگو ہوئی تو یہ احساس شدت کے ساتھ اُبھرا کہ دینی طور پر وہ اب بھی بیدار اور مستعد ہیں، جیسے کہ وہ جوانی میں تھے۔ اُن کے لائق اور ارجمند بیٹے المعروف ''السید'' سے ملاقات کی خواہش کی تو انہیں سید عطاء المومن بخاری شاہ صاحب نے بلایا اُن سے بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا، مختلف ملکی مسائل پر رات تقریباً بارہ بجے تک حضرت قبلہ شاہ صاحب سے محو گفتگو رہا۔ اچھی چائے سے تواضع کے بعد اپنے کمرے میں واپس آیا تو میاں محمد اویس صاحب ایک اہم کتاب کے مطالعے میں مصروف تھے، غالباً میرے انتظار میں جاگ رہے تھے، ساری رات سونے کی کوشش کرتا رہا لیکن سو نہ سکا، ایسی ہی کیفیت رہی کہ نہ سو رہا ہوں نہ ہی جاگ رہا ہوں۔ جی چاہتا تھا کہ جلد اذان ہو اور مسجد جاؤں۔ چنانچہ صبح کی اذان ہوئی تو مسجد میں گیا ساری رات کی بے چینی اور اضطراب کی کیفیت کو سکون اور چین نصیب ہوا۔ ناشتہ کے بعد تقریباً 9 بجے کے قریب اپنے عزیز ترین دوست پروفیسر ڈاکٹر اسلم انصاری صاحب سے فون پر اپنی ملتان آمد کی اطلاع دی اُن سے ملاقات کی خواہش کی تو اُنہوں نے کہا کہ دوپہر تین بجے سٹی کلب آرٹ کونسل میں ایک مشاعرہ میں شمولیت کرنا ہے وہیں پر آ جایئے ملاقات بھی ہو جائے گی اور مشاعرہ میں آپ کی شرکت اور اگر نہ آ سکوں اور ملتان میں آپ کا کل تک قیام ہو تو کل صبح کے وقت میرے گھر بھی ملاقات ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد بہاولپور پروفیسر محمد طیب قریشی صاحب سے فون پر بات ہوئی تو اُن سے معلوم ہوا کہ پروفیسر عطاء اللہ اعوان صاحب دل کے عارضہ کی وجہ سے شدید علیل ہیں، یہ خبر سُن کر ذہن کے کسی گوشہ میں یہ ارادہ کیا کہ میٹنگ کے بعد بہاولپور جا کر بہاولپور کے دوستوں سے جن میں مولانا جمیل الرحمٰن عباسی، ڈاکٹر عبدالرزاق، پروفیسر محمد طیب قریشی اور پروفیسر عطاء اللہ اعوان کے ساتھ ملاقات ہو جائے صرف ذہن کی حد تک رہ کر ختم ہو گیا، جس کے بعد فون پر ہی سید محمد معاویہ شاہ صاحب سے دو دفعہ رابطہ کیا تو دو دفعہ ہی اس میں ناکامی ہوئی۔ ملتان میں اُن سے ملاقات کی حسرت پوری نہ ہو سکی۔ صبح دس بجے کے قریب امیر جماعت ابن امیر شریعت سید عطاء المہیمن شاہ بخاری صاحب کی زیر صدارت ایک وسیع اور خوبصورت کمرے میں مجلس عاملہ کی میٹنگ، تلاوت قرآن پاک کے بعد شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک کا شرف مولانا قاری محمد یوسف احرار لاہور کو حاصل ہوا، مجلس عاملہ کی اس میٹنگ کا ایجنڈا ملکی حالات اور جماعتی معاملات سے متعلقہ بڑا اہم اور طویل تھا۔ تقریباً تیس کے قریب پاکستان کے مختلف علاقوں جن میں شہر اور دیہات سے متعلقہ نمائندے تشریف لائے تھے۔ ایک ڈیڑھ بجے دوپہر یہ اہم میٹنگ ختم ہوئی، تو دوپہر کا پرتکلف کھانا کھایا، جس کے بعد نماز ظہر ادا کی گئی تو تھوڑی دیر کے لیے آرام کرنے کی کوشش کی لیکن آرام کیا، بے چینی بڑھ گئی کہ اب واپسی کا پروگرام کیسے ہوگا، کفیل شاہ صاحب سے بات ہوئی اور اُنہوں نے بھی کہا کہ آپ نے تو اب واپس جانا ہے۔ میں نے کہا کہ بالکل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

واپس جانا ہے مفتی صبیح الحسن صاحب سے کہا کہ ’’ڈیوو‘‘ کے اڈے سے رابطہ کریں تا کہ چنیوٹ کے لیے کوئی ٹائم آج یا پھر کل ہو تو پروفیسر صاحب کی ٹکٹ بک کروالو، انہوں نے رابطہ کیا، لیکن رابطہ نہ ہوا، اس کے بعد سید محمد کفیل شاہ صاحب نے کہا کہ آپ ایسا کریں کہ چیمہ صاحب کے ساتھ چیچہ وطنی چلے جائیں، آپ تھکے ہوئے بھی ہیں، وہاں رات قیام کریں اور پھر صبح تازہ دم ہو کر چیچہ وطنی سے فیصل آباد پھر فیصل آباد سے چنیوٹ کے لیے روانہ ہو جائیں۔ یہ سنتے ہی میری ساری بے چینی ختم ہو گئی، اس طرح رات آرام بھی ہو گا اور چیچہ وطنی کے دوستوں سے ملاقات بھی ہو جائے گی، چنانچہ عبداللطیف خالد چیمہ صاحب کی قیادت میں ہم امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ کے داماد اور سید محمد کفیل شاہ صاحب کے والد گرامی سید محمد وکیل شاہ صاحب جو شدید علیل ہیں، اُن کی عیادت کی اور دعا کی کہ اُنہیں اللہ تعالیٰ شفاء عطاء فرمائیں (آمین) جس کے بعد پھر ہم ملتان سے چیچہ وطنی کے لیے روانہ ہوئے۔ گاڑی میں سفر میں چیمہ صاحب، رانا قمر الاسلام اور مولانا منظور احمد سے مختلف موضوعات پر اس طرح باتیں ہوتی رہیں جیسے باقاعدہ ایک نشست ہو رہی ہے۔ نماز عصر راستہ میں میاں چنوں کے قریب ایک خوبصورت مسجد میں ادا کی اور نماز مغرب ہم نے چیچہ وطنی سے متصل ایک نئ زیر تعمیر کالونی میں زیر تعمیر مسجد ختم نبوت میں ادا کی۔ جناب چیمہ صاحب ہماری جماعت میں ایک منفرد اور انوکھے انداز کے انتہائی مستعد رہنما ہیں، اُنہوں نے مجھے بتایا کہ اس نئ کالونی میں اُنہوں نے کوشش کر کے اپنے ہی جماعتی ساتھیوں کو پلاٹ دلوا دیئے ہیں اور وہ کچھ زیر تعمیر ہیں اور کچھ تعمیر ہو چکے ہیں، جہاں یہ مسجد بن رہی ہے، اُس کے ارد گرد بھی اپنے جماعتی ساتھیوں کے ہی مکانات ہونگے۔ اس زیر تعمیر مسجد کے بالکل ساتھ ایک وسیع پلاٹ بطور گارڈن پارک کا ہے جس سے مسجد کی اہمیت اور زیادہ ہو جائے گی کہ یہاں عیدین کی نماز بھی ادا ہوتی ہے، اس نئ کالونی کے مشرق کی طرف کوئی اہم شخصیت بحریہ ٹاؤن کی طرح کی ایک نئ کالونی بنا رہی ہے، جس میں اس نئ کالونی کی اہمیت اور بڑھ جائے گی، نماز مغرب اسی مسجد ختم نبوت کی عارضی مسجد میں ادا کی گئی، مسجد کی امامت کا فریضہ جماعت کے ہی ایک ساتھی جن کا نام قاضی ذیشان آفتاب نے ادا کیا۔ اُنکی خوبصورت تلاوت سے دل ہی نہیں دماغ بھی محظوظ ہوا، امام صاحب نے جب مجھے یہ بتایا کہ وہ میری آپ بیتی ’’ورق ورق زندگی‘‘ بڑے تسلسل اور باقاعدگی کے ساتھ پڑھتے ہیں، تو مجھے خوشی ہوئی، نماز سے فارغ ہوئے تو اسی نئ کالونی میں ہی ایک جماعتی ساتھی شاہد حمید صاحب کے زیر تعمیر گھر میں ہماری تواضع اچھی چائے اور مٹھائی سے کی گئی۔ کافی دیر تک ہم تمام ساتھی اس نئ کالونی کے بارے میں باتیں کرتے رہے اور یہ بات میرے لیے انتہائی خوشی کا باعث ہوئی کہ اس کالونی میں کافی حصہ اُن لوگوں کے مکانات کا ہو گا، جن کا تعلق جماعت سے ہے اور وہ جماعت کے متحرک کارکن ہیں۔ اس کے بعد ہم پھر شہر میں مسجد عثمانیہ میں آئے۔ جو کہ جماعت کا ہی مرکز ہے اور کافی عرصہ پہلے ہی ہر طرح سے مکمل ہے۔ مسجد میں داخل ہوتے ہی مجھے یاد آیا کہ یہاں اس مسجد میں تو میں نے ایک جمعتہ المبارک کے موقع پر تقریر بھی کی تھی، انتہائی خوبصورت کشادہ مسجد دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا اور دل سے ہی بے اختیار جناب عبداللطیف خالد چیمہ صاحب کے لیے ڈھیروں دعائیں نکلیں، جن کی مساعی سے چیچہ وطنی ہماری جماعت احرار کا ایک مضبوط و مستحکم اور مثالی مرکز بن چکا ہے، مسجد عثمانیہ کے ایک ایک شعبے کو دکھایا گیا، پھر یہ بھی بتایا گیا کہ مسجد کے سامنے کا حصہ بھی جماعتی ملکیت میں ہی ہے، جس میں مسجد کے ساتھیوں کے رہائشی مکانات ہیں، یہاں سے فارغ ہونے کے بعد پھر بلاک نمبر 12 کی جامع مسجد کے ملحقہ جماعت احرار چیچہ وطنی کے دفتر احرار (زونل آفس) میں آئے اور یہاں بھی مفکر احرار چودھری افضل حق رحمتہ اللہ علیہ لائبریری دکھائی گئی وہاں اُس کمرے میں لے گئے، جہاں شہر کے چھوٹے چھوٹے بچے قرآن ناظرہ پڑھتے ہوئے بھلے معلوم ہوئے، جب میں یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا اور چیمہ صاحب مجھے یہ سب کچھ دکھا رہے تھے، میں نے کہا کہ یہ تو ایسے ہی سب کچھ ہو رہا ہے، جیسے کہ جیو کے الیکٹرانک چینل پر ایک پروگرام ’’ایک دن جیو کے ساتھ‘‘ باقاعدگی کے ساتھ ہوتا ہے، راستہ میں میں نے چیمہ صاحب سے ایک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فرمائش یہ بھی کردی کہ ہمارے پرانے اور جماعتی ساتھی جناب اکرام الحق سرشار صاحب جو کہ ایک معروف شاعر ہیں، اُن سے ایک نشست ہو جائے، تو سونے پر سہاگہ ہوگا، اُنہوں نے جواب دیا کہ آپ کی یہ خواہش بھی پورے کردی جائے گی، فوراً انہوں نے سرشار صاحب کو فون کیا اور میری دفتر احرار میں آمد سے آگاہ اور اُن سے کہا کہ پروفیسر خالد شبیر احمد میرے ساتھ یہاں آئے اور آپ سے ملاقات کے خواہش مند ہیں اور چاہتے ہیں کے آپ کے کلام سے مستفیض ہوں، انہوں نے کہا کہ میں آرہا ہوں۔ چنانچہ رات عشاء کی نماز سے فارغ ہوکر کھانا کھایا اور پھر ایک شعری نشست ہوئی، سرشار صاحب پُرگو اور خوب گو شاعر ہیں شعر کہتے ہوئے، ان کی کیفیت دیدنی ہوجاتی ہے۔ اُنہیں اپنا سارا دیوان زبانی یاد ہے، رات 11 بجے تک اُن کے کلام سے مستفید بھی ہوا اور مستفیض بھی، کبھی کبھی درمیان میں مجھے اگر کوئی غزل یا پھر اپنا شعر یاد آجاتا تو میں بھی اُنہیں سناتا، کچھ ایسے لوگ بھی خبر سنتے یہاں ہمارے پاس آگئے جنہیں شعر و شاعری سے رغبت ہے اور چھوٹا سا بھرپور مشاعرہ رات گئے تک جاری رہا، اُن کی نعت کا ایک شعر ذہن پر محفوظ ہوگیا:

تمام پیڑوں پر سایہ جس کی رحمت کا　　بھرے جہاں میں وہی اک درخت ایسا ہے

دوسری نعت کا ایک شعر:

ایسی مثال ہوگی نہ ایسی مثال ہے　　خوشبو گلاب کی ہے، پسینہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا

اُن کی غزل کے دو شعر یوں تھے:

دشت شب پر خون چھڑکا جائے گا　　تب کہیں جاکر اندھیرا جائے گا
ایسا موسم بھی یہاں آجائے گا　　ہر شجر اپنا ثمر کھا جائے گا

اگلی صبح 21/مارچ، پیر کو چیمہ صاحب دفتر تشریف لائے تو ہم نے ناشتہ اکٹھے کیا، ڈاکٹر محمد اعظم چیمہ، عزیزی محمد آصف چیمہ، حکیم حافظ محمد قاسم اور دیگر دوستوں سے ملاقات کیا ہوئی طبیعت ہشاش بشاش ہوگئی، چیمہ صاحب تو دوکان پر چلے گئے اور میرے لیے حکم یہ تھا کہ میں درجہ حفظ قرآن کریم کی کلاس میں طلباء سے خطاب کروں، بڑے دارالقرآن کے اساتذہ کرام حضرت قاری محمد قاسم، قاری محمد سعید، قاری محمد صفدر کا تعلیمی نظم دیکھ کر طبیعت باغ باغ ہوگئی، میں نے طلباء سے گفتگو میں گزارش کی کہ قرآن پاک کے تین تقاضے ہیں کہ اس کو پڑھیں، اس پر عمل کریں اور پھر قرآن پاک کے نظام کو دنیا میں نافذ کرنے کی پُرامن جدوجہد کرنے والے بن جائیں۔ آج سے پہلے تو میں اپنی افتادِ طبع کی بنیاد پر یہی سمجھتا رہا کہ جماعت کے متحرک رہنماؤں نے مدارس، مساجد، ادارے تو بنا دیئے لیکن جماعت کہاں ہے؟ لیکن ان دو دنوں میں احساس نہیں یقین ہوگیا کہ اب ملک بھر میں تعلیم القرآن کے اداروں اور مساجد و مراکز کی وجہ سے ہی جماعت میں تحرک اور بیداری پیدا ہوئی ہے۔ میں جانے سے پہلے چیمہ صاحب کو ملنے دُوکان پر گیا تو ہمارے ناظم اعلیٰ صاحب ایک عام دوکاندار کی طرح گاہکوں سے مشغول تھے، اللہ نظرِ بد سے محفوظ رکھیں (آمین) دفتر چیچہ وطنی کے دیرینہ اور مستعد کارکن حافظ حبیب اللہ رشیدی صاحب نے مجھے فیصل مور اڈے پر پہنچایا اور میں فیصل آباد سے سواری بدل کر چنیوٹ گھر پہنچا تو فون پر چیمہ صاحب کو پہنچنے کی اطلاع دی تو میں سوچوں میں گم ہوگیا کہ یہ وہی ہمارے ناظم اعلیٰ ہیں جو بچہ ہوتا تھا تو سید ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے حکم پر میں ان کی ٹریننگ کیا کرتا تھا، اللہ تعالیٰ جماعت کو مزید ایسے نوجوانوں کی کھیپ عطاء فرماویں تا کہ ہم اللہ کی دھرتی پر اللہ کے قانون کے نفاذ کی جدوجہد مزید منظم کرنے والے بن جائیں، آمین، یارب العالمین!

© rasailojaraid.com